Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ: الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

خطبہ نمبر ۴۷

اور زنانہ

الفضل

لاہور

یوم: یک شنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ،،
سہ ماہی ۷ ،،
ماہوار ۲½ ،،

یکم جمادی الاول سنہ ۱۳۷۲ھ

فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۷ | ۱۸ صلح ۱۳۳۲ ھش - ۱۸ جنوری سنہ ۱۹۵۳ء | نمبر ۱۶

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

"چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پاک باطنی و انشراح صدری و عصمت و حیا و صدق و صفا و توکل و وفا اور عشق الٰہی کے تمام لوازم میں سب انبیاء سے بڑھ کر اور سب سے افضل و اعلیٰ و اکمل و ارفع و اجلیٰ و اصفیٰ تھے۔ اس لئے خدائے جلشانہ نے ان کو عطر کمالات خاصہ سے سب سے زیادہ معطر کیا۔ اور وہ سینہ اور دل جو تمام اولین و آخرین کے سینہ و دل سے فراخ تر و پاک تر و معصوم تر و روشن تر و عاشق تر تھا۔ وہ اسی لائق ٹھیرا۔ کہ اس پر ایسی وحی نازل ہو۔ کہ جو تمام اولین و آخرین کی وحیوں سے اقویٰ و اکمل و ارفع و اتم ہو کر صفات الٰہیہ کے دکھلانے کے لئے ایک نہایت صاف اور وسیع آئینہ ہو۔"

(سرمہ چشم آریہ)

عراق کے عام انتخابات شروع ہو گئے

بغداد ۱۷ جنوری۔ عراق کے عام انتخابات آج شروع ہو گئے۔ ایوان زیریں کی ایک سو پینتیس نشستوں کے لئے ایک سو باون آزاد امیدوار انتخاب لڑ رہے ہیں۔ ایوان بالا میں شاہ اپنی مرضی سے ممبران نامزد کریں گے۔ اس سے پہلے عراق میں دو دفعہ انتخاب کا طریقہ رائج تھا۔ لیکن وزیر اعظم جنرل محمود نے پہلی مرتبہ براہ راست انتخاب کا سلسلہ رائج کیا ہے۔ اور ساتھ ہی ملک کی سب سیاسی پارٹیوں کو توڑ دیا ہے۔

لندن ۱۷ جنوری۔ برطانیہ نے ایران سے کہا ہے کہ اینگلو ایرانین آئل کمپنی کے معاوضہ کا سوال ہیگ کی بین الاقوامی عدالت میں پیش کر دینا چاہیئے۔

ملک کے ہر حصہ کی اکثریت کی رضامندی کے بغیر پائیدار فیڈریشن کا قیام ممکن نہیں ہے

ہمیں ہر حال میں متحد رہنا ہو گا ورنہ ہماری تباہی یقینی ہے۔ وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین کا بیان

لاہور ۱۷ جنوری۔ وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین لاہور میں پانچ روز قیام کرنے کے بعد آج رات ہوائی جہاز کے ذریعہ کراچی واپس پہنچ گئے۔ لاہور سے روانہ ہونے سے قبل ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں کو ایک بیان دیتے ہوئے آپ نے اس امر پر زور دیا۔ کہ ملک کے ہر حصہ کے عوام کی رضامندی سے ہی ایک پائیدار فیڈریشن قائم ہو سکتی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ قیام لاہور کے دوران میں میں نے اور میرے ساتھیوں نے مسلم لیگ اور دوسری سیاسی جماعتوں کے ساتھ دستوری سفارشات کے متعلق کھل کر بات چیت کی ہے۔ اس تبادلۂ خیالات کی وجہ سے ہم سب کو ایک دوسرے کا نقطۂ نظر سمجھنے میں بہت مدد ملی ہے۔ میری نظر میں اختلافِ رائے بھی ایک نعمت ہے۔ بشرطیکہ وہ ایک ایسے مضبوط تر اتحاد کا راستہ صاف کرنے میں ہماری مدد کرے۔ جو باہمی خیر سگالی اور مفاہمت پر مبنی ہو۔

وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین نے فیڈریشن کی نوعیت اور اس کے مقصد پر روشنی ڈالتے ہوئے اپنے بیان میں فرمایا کہ ایک وفاقی آئین کا مقصد یہ ہوتا ہے۔ کہ قومی اتحاد۔ ایک ہی دائرہ کے مختلف یونٹوں اور ان کے نقطہائے نظر میں ہم آہنگی پیدا کی جائے۔ اس نوعیت کا آئین مرتب کرنے اور اسے عملی جامہ پہنانے میں پہلے بھی دنیا میں بہت غور و خوض ہوتا رہا ہے۔ بحثیں بھی کی گئی ہیں۔ اور جھگڑے بھی ہوتے رہے ہیں۔ اسی طریق سے ہی فیڈریشن میں جو اختلاف مضمر ہوتا ہے۔ وہ ایک ناقابل تسخیر اتحاد میں ڈھل جاتا ہے۔ آزادانہ تبادلہ خیالات ہی وہ صحیح جمہوری طریقہ ہے۔ جس کی مدد سے اہم مسائل حل کرنے میں ہم کامیاب ہو سکتے ہیں۔ آپ نے کہا۔ اگر دیکھا جائے۔ تو یہ اسلامی طریقہ ہی ہے کیونکہ ہمیں ہدایت کی گئی ہے۔ کہ ہم باہمی مشورے سے اپنے معاملات طے کریں ــــ بیان جاری رکھتے ہوئے وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین نے کہا۔ پنجاب کے دورانِ قیام میں جس چیز سے میں بے حد متاثر ہوا ہوں۔ وہ یہاں کے عوام کا یہ گہرا احساس ہے۔ کہ قومی اتحاد اور یکجہتی کے پیش نظر اس مسئلہ کا ایک ایسا حل تلاش کرنا نہایت ضروری ہے۔ جو تمام یونٹوں کے نزدیک قابل قبول ہو۔ یہ صحیح ہے کہ ملک کے ہر حصہ کے عوام کی اکثریت کی مرضی سے ہی ایک پائیدار فیڈریشن قائم ہو سکتی ہے۔ سب چیز میری سمت بندھاتی ہے۔ وہ ہمارے لوگوں کا حب الوطنی کا ۴

۴ جذبہ اور یہ احساس ہے۔ کہ ملکی مفاد کو باقی تمام مفادات پر مقدم رکھا جائے۔ یہی وہ جذبہ ہے جس کی مدد سے ہم ایک ایسا آئین بنانے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ جو وقت اور تجربہ کی کسوٹی پر پورا اتر سکے۔ ہمارا اس جذبہ کو نظر انداز کرنا تباہی کا خطرہ مول لینے کے مترادف ہے۔ ہمیں بہر حال متحد رہنا ہے۔ ورنہ ہماری تباہی یقینی ہوگی۔

مصر میں جنرل نجیب کی حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش ناکام بنا دی گئی

حکومت نے تمام سیاسی پارٹیوں کی سرگرمیاں تین سال کے لئے ممنوع قرار دیدیں

قاہرہ ۱۷ جنوری۔ مصر کے وزیر اعظم جنرل نجیب نے موجودہ حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش کا انکشاف ہونے پر تین سال کے لئے مصر کی تمام سیاسی پارٹیوں کی سرگرمیاں ممنوع قرار دے دی ہیں۔ اس حکم کے تحت تمام سیاسی پارٹیاں توڑ دی گئی ہیں۔ اور ان کا جمع شدہ سرمایہ ضبط کر لیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں پچیس فوجی افسروں کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے۔ قبرص کی غیر مصدقہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے۔ کہ سازش کے بانی مبانی وفد حکومت کے ایک سابق وزیر سراج الدین اور سابق شاہ فاروق کے چچا زاد بھائی شہزادہ عباس سلیم تھے۔ یہ دونوں گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ ایجنسی فرانس کے نمائندے نے قاہرہ سے اطلاع دی ہے۔ کہ اس سازش کے بانی کرنل راشد مہنا تھے۔ جنرل نجیب جن فوجی افسروں کی مدد سے برسرِ اقتدار آئے تھے کرنل راشد مہنا ان میں سے ایک تھے۔ جنرل نجیب نے آج قاہرہ ریڈیو پر ایک تقریر کرتے ہوئے بتایا۔ کہ مصر کی بعض سیاسی جماعتیں سرزمین سے بیرونی طاقتوں کو نکالنے میں میرے منصوبوں کو ناکام بنا رہی تھیں۔ اور بیرونی ملکوں سے مل کر میرے انقلابی پروگرام کو ناکام بنانے کی فکر میں تھیں۔ جنرل نجیب نے اعلان کیا کہ میں ملکی مفاد کی خاطر آئندہ کسی قسم کی مخالفت کو برداشت نہیں کروں گا۔ اور ×

ماؤ ماؤ کا حلف اٹھانے والوں کو موت کی سزا دی جائیگی

نیروبی ۱۷ جنوری۔ کینیا کے دو اور علاقوں میں ہنگامی قوانین کے تحت کوئی شخص ایک جگہ سے دوسری جگہ نہ جا سکے گا۔ کل کینیا کی اسمبلی نے قرارداد منظور کی جس کے تحت ماؤ ماؤ کا حلف اٹھانے والوں کو موت کی سزا دی جائیگی۔

× جو کوئی ملک کی ترقی میں رکاوٹ پیدا کرے گا۔ اس کے بارے میں سخت کارروائی کروں گا۔

خیرپور کی حکومت نے بسوں کو قومی ملکیت میں لے لیا

خیرپور ۱۷ جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ خیرپور کی حکومت نے بسوں کو قومی ملکیت میں لینے کی ایک سکیم منظور کی ہے۔ جس پر گیارہ لاکھ روپیہ خرچ آئیگا۔ اس سکیم کے تحت خیرپور اور سکھر کے درمیان تین بسیں چلائی جائیں گی۔ مزید بسیں آجانے پر دوسرے مقامات کے لئے بھی بس سروس شروع ہو جائیگی۔

ہندوستان میں لسانی بنیاد پر صوبوں کی نئی تشکیل کی جائیگی

حیدرآباد دکن ۱۷ جنوری۔ انڈین نیشنل کانگرس کی مجلس مضامین نے صوبوں کی نئی تشکیل کے متعلق ایک قرارداد منظور کی ہے۔ اس قرارداد میں لسانی بنیادوں پر صوبوں کی نئی تشکیل کی سفارش کی گئی ہے۔ بشرطیکہ اتحاد قومی سلامتی۔ دفاع اور اقتصادی ترقی کو دھیان میں رکھا جائے۔

کل مقبوضہ کشمیر کے وزیر اعظم شیخ عبداللہ نے مجلس مضامین میں کہا۔ کہ پرجا پریشد کی ایجی ٹیشن کی وجہ سے ہندوستان اور کشمیر میں جو تازہ سمجھوتہ ہوا ہے۔ اس پر عمل میں دیر ہو رہی ہے۔

واشنگٹن ۱۷ جنوری۔ صدر ٹرومین نے حکم دیا ہے۔ کہ امریکہ کے تیل کے چشمے بحری فوج کی نگرانی میں دیدیئے جائیں۔

غیر ملکی فوجوں کی موجودگی میں مصر مشرق اوسطیٰ کی دفاعی تنظیم میں شریک نہیں ہوگا

قاہرہ ۱۷ اکتوبر۔ مصر کے وزیر اعظم جنرل نجیب نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ جب تک غیر ملکی فوجوں کا ایک سپاہی بھی سرزمین مصر پر موجود ہے۔ مصر مشرق وسطیٰ کی دفاعی تنظیم میں شمولیت کے بارے میں بات چیت تک نہیں کرے گا۔ آپ نے کہا۔ کہ نہر سویز کا علاقہ خالی کرنے کی تفصیلات پر برطانیہ سے مزید بات چیت ہو سکتی ہے سوڈان کے بارے میں آپ نے کہا۔ کہ برطانوی تجاویز کا آخری جواب دیا جا چکا ہے۔ اب یہ برطانیہ کا کام ہے۔ کہ وہ سوڈان کے مطالبۂ آزادی کی حمایت کرے گا یا نہیں۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس لاہور میں چھپوا کر ۳-ایس میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

خطبہ جمعہ

ربوہ آنے کو اپنے لئے زیادہ سے زیادہ موجب برکات بناؤ اور اپنے اوقات ذکر الٰہی میں صرف کرو

یہ بھی اپنے درجہ کے لحاظ سے ایک مقدس مقام ہے۔ یہاں کے رہنے والوں کی اکثریت خدمت دین میں لگی ہوئی ہے

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۶ دسمبر ۱۹۵۲ء — بمقام ربوہ

(خطبہ نویس :- مکرم سلطان احمد صاحب پیر کوٹی)

خطبہ جمعہ سے قبل حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ جو سیدہ امۃ السمیع صاحبہ بنت میر محمد اسمٰعیل صاحب کے ساتھ بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ قرار پایا۔ اسی طرح حضور نے سیدہ آنسہ بنت میر محمد اسحاق صاحب ؓ کے نکاح کا اعلان بھی فرمایا۔ جو مکرم قاضی محمود شوکت صاحب ابن قاضی محمد حنیف صاحب کے ساتھ بعوض مبلغ تین ہزار روپیہ مہر قرار پایا:۔

اس کے بعد حضور نے سورۃ فاتحہ کی تلاوت کی۔

اور فرمایا:۔

کئی اور دوستوں کی بھی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اس موقعہ پر

مجھ سے نکاح پڑھوائیں

ان کی اصل غرض تو یہ ہوتی ہے کہ مرکزی جماعت کے لوگ دعا میں شریک ہو جائیں۔ لیکن ساتھ ہی وہ یہ بھی چاہتے ہیں کہ دو دفعہ آنے کی بجائے اب جلسہ سالانہ پر آئے ہیں۔ تو ساتھ ہی نکاح بھی پڑھوالیں۔ اس غرض کے لئے بیسیوں لوگ اپنی شادیاں ملتوی کر دیتے ہیں۔ ایسے دوستوں کی خواہش ہوگی۔ کہ میں ان کے نکاح کے اعلان کر دوں۔ لیکن چونکہ نکاحوں کے اعلان پر گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ لگ جاتا ہے۔ اور جلسہ سالانہ کے پروگرام کو اتنی دیر تک روکا نہیں جا سکتا۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ۲۸ دسمبر کو مغرب اور عشاء کے درمیان نکاحوں کا اعلان کر دیا جائے گا۔

دوست یاد رکھیں

کہ ۲۸ دسمبر کو شام اور عشاء کے درمیان نکاحوں کا اعلان کر دیا جائے گا۔ جو دوست مجھ سے نکاح پڑھوانا چاہتے ہیں۔ وہ اپنے اپنے کاغذات تیار رکھیں۔ اور ۲۸ دسمبر کو جمع کر کے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں پہونچا دیں۔ میں آج ہی نکاحوں کا اعلان کر دیتا لیکن ایجاب و قبول میں اتنا وقت لگ جاتا ہے کہ نہ صرف خطبہ اور نماز کے لئے وقت نہ بچتا۔ بلکہ جلسہ کا کچھ وقت بھی اس میں صرف ہو جاتا۔ اس لئے مجبوراً میں نے نکاحوں کا اعلان نہیں کیا۔ ایک دو اعلانات ہوتے تو میں انہیں ان نکاحوں کے اعلانات کے ساتھ شامل کر لیتا۔ (خطبہ سے پہلے عزیزم مرزا رفیع احمد کا نکاح عزیزہ امۃ السمیع بنت میر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم اور عزیزم قاضی محمود شوکت صاحب کا نکاح عزیزہ آنسہ بیگم بنت میر محمد اسحٰق صاحب مرحوم سے پڑھا گیا)

ایسے موقعہ پر وقت نہایت قیمتی ہوتا ہے۔ اور تھوڑا ہوتا ہے۔ اس لئے ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ اس سے ہم زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں:۔

آج جلسہ کا دن ہے اور ساتھ ہی جمعہ کا دن بھی ہے۔ اس لئے گویا

جمعہ کے اندر جلسہ کا تداخل

ہو گیا یعنی جلسے کے اندر جمعہ کا تداخل نہیں ہوا۔ اس لئے کہ جمعہ دائمی چیز ہے۔ اور جلسہ عارضی چیز ہے۔ اس لئے ہم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ جلسے کے اندر جمعہ کا تداخل ہو گیا ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ جمعہ کے اندر جلسہ کا تداخل ہو گیا ہے۔ اس لئے میں اختصار کے ساتھ خطبہ جمعہ کو ایک دو منٹ میں ختم کرنا چاہتا ہوں۔ تا نماز کے لئے وقت بچ سکے۔

افسوس ہے کہ آج

افتتاحی تقریر کے موقعہ پر

گو میں صرف دو چار منٹ بولا۔ لیکن انتہا بولنے کی وجہ سے بھی میرا گلا بیٹھ گیا۔ اور ڈر ہے کہ میں آئندہ تقاریر کے موقعہ پر بول سکونگا یا نہیں میں علاج میں لگا ہوا ہوں۔ لیکن تاہم آواز بیٹھ رہی ہے۔ صرف ایک دو منٹ میں میں اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ جو لوگ جلسہ کے موقعہ پر یہاں آتے ہیں وہ جلسہ سننے کے لئے یہاں آتے ہیں۔ اس لئے انہیں اپنے اوقات کو زیادہ سے زیادہ مفید کاموں میں خرچ کرنا چاہیئے۔ یہ دن دراصل عبادت کے قائمقام ہیں۔ مسلمانوں پر حج فرض کیا گیا ہے۔ اس فرض کو پورا کرنے کے لئے لوگ مکہ جاتے ہیں جہاں ہمارے آقا سید الانبیاء محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔ اور پھر ایک لمبے عرصہ تک اپنی زندگی وہاں گزاری۔ تا آپؐ کی وجہ سے جو برکات مکہ مکرمہ کو ملیں۔ ان سے وہ بھی حصہ لیں۔ لیکن ہر شخص حج کے لئے مکہ نہیں جا سکتا۔ پھر مکہ سے اتر کر مدینہ کا مقام ہے۔ جہاں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہجرت کے بعد تشریف لے گئے۔ اور وفات کے بعد وہیں مدفون ہوئے۔ وہاں بھی مسلمان جاتے ہیں دعائیں کرتے ہیں اور عبادتیں کرتے ہیں۔ تا آپ کی برکت کی وجہ سے آپ کے قرب کی وجہ سے کہ آپ وہاں مدفون ہیں ان پر بھی فضل ہو جائے۔ اور تا وہ بھی ان رحمتوں اور فضلوں میں شامل ہو جائیں۔ جو آپ کے وجود کی وجہ سے اس بستی پر ہو رہے ہیں۔ اسی طرح لوگ جلسہ کے موقعہ پر ربوہ آتے ہیں۔ تا موجودہ وقت میں جو برکات اس مقام کو ملی ہیں ان سے وہ بھی حصہ لیں۔

یہ ایک حقیقت مسلمہ ہے

اور تمام اولیا اس بات پر متفق ہیں کہ انسانی برکات بدل جاتی ہیں۔ لیکن مقامات کی برکات نہیں بدلتیں وہ ہمیشہ قائم رہتی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان کے حالات بدلتے رہتے ہیں۔ لیکن مقام کے حالات نہیں بدلتے۔ مقام گناہ نہیں کرتا۔ وہ جس رنگ میں ایک دفعہ رنگا گیا۔ رنگا گیا۔ ہاں یہ ضرور ہوتا ہے کہ ایک لمبا عرصہ گزر جانے کے بعد لوگ اس کے اندر خرابیاں کرنے لگ جاتے ہیں۔ لیکن وہ خرابیاں لوگوں کی طرف منسوب ہونگی۔ اس مقام کی طرف منسوب نہیں ہونگی کیونکہ مقامات جرم نہیں کرتے۔ پس خدا تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور دوسرے انبیا کی وجہ سے بعض مقامات کو مقدس بنایا ہے۔ جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ بنایا۔ اور اس وجہ سے مکہ مقدس قرار پایا۔ اس کے بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم وہاں پیدا ہوئے جس کی وجہ سے

مکہ کی برکات

میں اور بھی اضافہ ہو گیا۔ اسی طرح اور مقامات ہیں جو مقدس ہیں۔ یہ مقام بھی اپنے درجہ کے لحاظ سے مقدس ہے۔ یہاں وہ لوگ بیٹھے ہیں جو یہ ارادہ لے کر یہاں آئے ہیں کہ وہ دین کی خدمت کریں گے۔ یہاں دینی تعلیم دی جاتی ہے۔ اور دینی تعلیم کے حصول کے لئے بہت دور دور کے ممالک سے لوگ یہاں آتے ہیں۔ اگر کوئی یہاں آئے گا۔ اور چاہیگا کہ اس کی اصلاح ہو جائے تو اس کی اصلاح ہو جائیگی۔ حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ یہاں رہتے ہیں۔ ان میں سے اکثر دین کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ اور جب تک یہاں کے رہنے والوں کی اکثریت خدمت دین میں لگی ہوئی ہے۔ اس وقت تک وہ لوگ بھی مقدس ہیں۔ اور یہ مقام بھی مقدس ہے۔ جب یہاں کے رہنے والوں کی اکثریت خدمت دین سے ہٹ جائے گی۔ تو ان کے تقدس میں فرق آ جائیگا۔ لیکن

یہ مقام پھر بھی مقدس رہے گا

کیونکہ جب کوئی جگہ مقدس ہو جاتی ہے۔ تو اس کی برکتیں اس سے واپس نہیں لی جاتیں۔ اس لئے کہ اس کے حالات نہیں بدلتے۔ وہ گناہ نہیں کرتا۔ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ مقدس جگہیں ہیں اور قیامت تک مقدس رہیں گی۔

لیکن افسوس کہ وہاں کے رہنے والوں نے خدمت دین سے منہ موڑ لیا۔ اس لئے جہانتک ان جگہوں کا سوال ہے وہ مقدس ہیں۔ لیکن جہانتک ان کے رہنے والوں کا سوال ہے اب ان سب کو نیک نہیں کہا جا سکتا۔ مگر اس سے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی تعلیم میں کوئی فرق نہیں آتا۔ اس وقت ربوہ بھی ایک ایسا مقام ہے جہاں کے رہنے والوں کی اکثریت خدمت دین کے لئے لگی ہوئی ہے۔ اس لئے یہ مقام بھی مقدس ہے اور اسے آئندہ ایک زمانہ تک کے لئے دین کا مرکز بنایا گیا ہے اور یہاں کے رہنے والے بھی مقدس ہیں کیونکہ وہ اس کی تقدیس میں مدد دے رہے ہیں۔ یہاں کے رہنے والوں کی اکثریت خدمت دین میں لگی ہوئی ہے۔ بے شک جہانتک انسان کا سوال ہے وہ کمزور ہوتا ہے۔ اور اس سے کمزوریاں سرزد ہوتی رہتی ہیں۔ اسی طرح اگر یہاں کے رہنے والوں میں بعض کمزوریاں پائی جاتی ہوں تو توبہ و استغفار سے خدا تعالیٰ ان کمزوریوں کو معاف کر دے گا۔

ایسے مقام پر آکر

وقت ضائع کرنا نہایت افسوسناک امر ہوتا ہے۔ مجھے آج خوشی ہوئی کہ نماز جمعہ میں بھی اور صبح دعا کے وقت بھی سوائے ایک معمولی تعداد کے باقی سب لوگ بیٹھے تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ دوستوں نے میرے اعلان کو اہمیت دی ہے۔ تین دن بیٹھے رہنا کوئی بڑی بات نہیں۔ خدا تعالیٰ نے اسلام میں دس دن کا اعتکاف رکھا ہے۔ معتکف دس دن تک مسجد میں بیٹھتا ہے۔ لیکن یہاں تو صرف تین دن تک بیٹھنا ہوتا ہے۔ پھر اعتکاف میں انسان ۲۴ گھنٹے ایک گھر بیٹھتا ہے۔ لیکن یہاں صرف جلسہ کے دوران میں بیٹھنا ہوتا ہے پھر آپ اپنے بیوی بچوں اور دوستوں کے پاس جا سکتے ہیں۔ لیکن اعتکاف میں یہ نہیں ہوتا۔ اعتکاف میں انسان اپنے بیوی بچوں سے بھی جدا رہتا ہے اور پھر دس دن تک سارا وقت مسجد میں ہی کاٹتا ہے۔ پس اس تھوڑے سے وقت کو زیادہ سے زیادہ ذکر الٰہی اور دعاؤں میں صرف کرو۔ میں نے بتایا ہے کہ بعض مقامات مقدس ہوتے ہیں۔ ربوہ بھی ایک مقدس مقام ہے۔ جب رہنے والے بھی مقدس ہوں اور مقام بھی مقدس ہو اور دل بھی دعا میں لگا ہوا ہو تو دعا کی قبولیت میں کونسی کسر رہ جاتی ہے خدا تعالیٰ تو قدوس پہلے سے ہے۔

پس تم اپنے یہاں آنے کو

زیادہ سے زیادہ موجب برکات بناؤ

تم نے سردی برداشت کی ہے۔ یہاں آنے کے لئے پیسے خرچ کئے ہیں۔ تم بیوی بچوں سے جدا ہوئے ہو۔ اپنے کاموں کا نقصان کیا ہے۔ پس اس تکلیف کا کچھ نہ کچھ تو صلہ ملنا چاہیئے۔ تمہیں اتنے دن تک زمین پر سونے کا بھی تو صلہ ملنا چاہیئے۔ یاد رکھو خدا تعالیٰ تمہیں ان چیزوں کا صلہ دینے کے لئے تیار ہے۔ لیکن صلہ لینے کے لئے تمہیں برتن بھی تو پیش کرنا چاہیئے اگر تم اپنا برتن پیش نہیں کرتے تو خدا تعالیٰ صلہ کیسے دے گا۔ پس تم

دعاؤں میں لگ جاؤ

اپنے اوقات کو زیادہ سے زیادہ ذکر الٰہی میں خرچ کرو اور اپنے یہاں آنے کو زیادہ سے زیادہ موجب برکات بناؤ تو یہ برتن بن جائے گا جس میں خدا تعالیٰ اپنا صلہ ڈال دے گا۔ اگر ہم ایسا نہیں کرتے تو یہ اس جلاہے والی حرکت ہوگی۔ جو بازار میں تیل لینے گیا اور برتن چھوٹا ہونے کی وجہ سے اس نے سارا تیل ضائع کر دیا۔ کہتے ہیں کسی جلاہے نے اپنے بیٹے کو بازار سے تیل خریدنے کے لئے بھیجا۔ اس نے ایک برتن لے لیا اور اندازہ لگایا کہ اس میں سارا تیل آجائے گا۔ وہ برتن ایک کٹورا تھا جس کے پیچھے ایک حلقہ سا بنا ہوتا ہے اس نے دوکاندار سے کہا اس برتن میں تیل ڈال دو۔ دوکاندار نے اس برتن میں تیل ڈال دیا۔ برتن بھر گیا اور کچھ تیل بچ رہا۔ دوکاندار نے کہا اتنا تیل بچ گیا ہے۔ جلاہے کے لڑکے نے کہا کوئی بات نہیں اس نے برتن الٹ دیا اور کہا۔ باقی تیل اس حلقہ میں ڈال دو۔ جونہی اس نے برتن الٹا سارا تیل بہہ گیا۔ اور جب کٹورے کے پیندے میں تیل ڈلوا کر اس نے کٹورا سیدھا کیا تو وہ سارا تیل بھی گر گیا۔ پس ایسا آدمی جو جلسہ سننے کی غرض سے یہاں آتا ہے اور یہاں آکر اپنا وقت باتوں میں ضائع کر دیتا ہے اس کی مثال اس جلاہے کے بیٹے کی سی ہے جس نے اپنا سارا تیل ضائع کر دیا۔

تم اپنے

اوقات کو اس طرح استعمال کرو

کہ کوئی وقت ضائع نہ جائے۔ ایک تاجر ایک ایک دمڑی کا حساب رکھتا ہے تب کہیں جا کر فائدہ اٹھاتا ہے۔ اسی طرح ایک دیندار شخص بھی دمڑی دمڑی کا حساب رکھتا ہے۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے سودا کرتا ہے۔ قرآن کریم نے اسے تجارت ہی قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی جانوں اور مالوں کو خرید لیا ہے اور اس کے بدلہ میں انہیں جنت دیدی ہے۔ گویا یہ بھی ایک سودا ہے۔ جیسے ایک تاجر کوڑی کوڑی کے حساب کے بعد نفع اٹھاتا ہے۔ اسی طرح ایک مومن بھی کوڑی کوڑی کا حساب کر کے نفع پائے گا۔

صحابہؓ میں

نیکیوں میں ترقی کرنے کا اتنا شوق پایا جاتا تھا کہ ایک دفعہ صحابہؓ ایک جنازہ پر گئے۔ جب جنازہ کی نماز ختم ہو گئی تو ایک صحابی نے کہا۔ میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو شخص کسی میت کی نماز جنازہ میں شریک ہو اسے ایک قیراط ثواب ملے گا۔ اور جو شخص جنازہ کے ساتھ جائے اور وہاں اتنی دیر ٹھہرے کہ میت کو دفن کر دیا جائے اسے دو قیراط ثواب ملیگا۔ اور ایک قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے۔ جب اس صحابیؓ نے یہ روایت سنائی تو بعض صحابہؓ سخت ناراض ہوئے اور کہنے لگے تم نے یہ بات ہمیں پہلے کیوں نہ بتائی۔ نہ معلوم ہم نے کتنے قیراط ثواب ضائع کر دیا ہے۔ کہتے ہیں قطرہ قطرہ میشود دریا۔ قطرہ قطرہ مل کر دریا بن جاتا ہے اسی طرح

ایک نیکی کے کرنے سے

دوسری نیکی کی توفیق ملتی ہے۔ اگر تم جلسہ میں بیٹھ کر تقاریر سنو گے تو تمہیں اس سے فائدہ پہنچے گا۔ پھر اگر تم تقاریر سننے کے لئے بیٹھو گے تو تم کہو گے ذرا کان لگا کر سن لیں تا کوئی مفید بات ہاتھ آجائے۔ پھر جب تم کان لگا کر سنو گے تو ان پر عمل بھی کرو گے۔ پھر جب تم عمل کرنے لگ جاؤ گے تو تم کہو گے اتنی نیکی عمل کیا ہے چلو کچھ دیر اور عمل کر لو۔ پھر دوسرے دن بھی تمہیں اس بات کی تحریک ہوگی۔ یہانتک کہ تمہاری ساری زندگی ایمان اور عمل کے لحاظ سے قابل فخر ہو جائے گی۔ مجھے

اس بات کی خوشی ہے

کہ دوستوں نے اس سال میری نصیحت پر ایک حد تک عمل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو اس سال مزید توفیق دے۔ اور پھر اس کے نتیجہ میں ہمیشہ کیلئے آپ کو تقاریر سننے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

امراء جماعتہائے احمدیہ کیلئے ضروری یاد دہانی

مجلس مشاورت ۱۹۵۲ء میں سب کمیٹی امور عامہ اور بہشتی مقبرہ کی رپورٹ کا وہ حصہ جو امور عامہ سے متعلق تھا اور پیش نہیں ہو سکا تھا نقل کر کے پراونشل اور امراء ضلع جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں ماہ جون ۵۲ء میں بھیج کر عرض کیا گیا تھا کہ آپ اپنی جماعتوں کی رائے معلوم کر کے جلد بھجوائیں۔ اس کے بعد بذریعہ ڈاک اور پھر بذریعہ اخبار الفضل بھی یاد دہانی کرائی گئی۔ لیکن اس وقت تک مندرجہ ذیل امراء ضلع کی طرف سے کوئی رائے نہیں آئی اور جن کی طرف سے آئی ہے وہ نامکمل ہے۔ لہذا یہ تیسری یاد دہانی کرائی جاتی ہے کہ امراء صاحبان ضلع جلد از جلد مطلوبہ آراء بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ تا وہ حضور کی خدمت میں پیش کر کے آخری فیصلہ حاصل کیا جا سکے۔

(۱) امیر صاحب جماعتہائے ضلع سیالکوٹ :- ان کی طرف سے یا ان کے ضلع کی کسی جماعت کی طرف سے رائے نہیں آئی

(۲) 〃 〃 لائل پور 〃 〃 〃 〃

(۳) 〃 〃 منٹگمری 〃 〃 〃 〃

(۴) 〃 〃 جہلم 〃 〃 〃 〃

(۵) 〃 〃 مظفرگڑھ 〃 〃 〃 〃

(۶) 〃 〃 میانوالی 〃 〃 〃 〃

(۷) 〃 〃 ڈیرہ غازی خاں 〃 〃 〃 〃

(۸) 〃 〃 لاہور 〃 〃 〃 〃

(۹) 〃 〃 گوجرانوالہ سوائے گوجرانوالہ خاص کے اور اس ضلع کی کسی جماعت سے رائے نہیں آئی

(۱۰) 〃 〃 شیخوپورہ 〃 〃 شیخوپورہ خاص 〃 〃 〃

(۱۱) 〃 〃 سرگودھا 〃 〃 سرگودھا 〃 〃 〃

(۱۲) 〃 〃 راولپنڈی 〃 〃 راولپنڈی 〃 〃 〃

(۱۳) 〃 〃 گجرات 〃 〃 گجرات 〃 〃 〃

(۱۴) 〃 〃 ملتان = سوائے کبیر والا۔ لودھراں۔ خانیوال کے ملتان شہر، چھاؤنی خاص اور دیگر اس ضلع کی کسی جماعت سے رائے نہیں آئی

(۱۵) امیر صاحب پراونشل صوبہ سرحد پشاور = کی کسی جماعت کی طرف سے رائے نہیں آئی

(۱۶) امیر صاحب جماعت کراچی = کی طرف سے رائے نہیں آئی

(۱۷) امیر صاحب ریاست بہاول پور = کی طرف سے رائے نہیں آئی اور نہ کسی جماعت کی طرف سے رائے آئی ہے

(۱۸) امیر صاحب کوئٹہ بلوچستان = 〃 〃 〃 〃

(۱۹) جماعتہائے مشرقی پاکستان کی طرف سے اور نہ ان کی کسی جماعت کی طرف سے رائے آئی ہے۔

ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۱۸ جنوری ۱۹۵۳ء

سفری شفاخانے

اس سے کسی کو انکار نہیں ہوسکتا کہ "صحت" کا سوال نہایت اہم قومی سوالوں میں سے ہے کوئی ملک اس کو نظر انداز نہیں کرسکتا۔ اس لحاظ سے یہ حکومت کا فرض اولین قرار پاتا ہے کہ وہ عوام وخواص کی صحت اور تندرستی قائم رکھنے کے لئے ہر طرح کی سہولتیں بہم پہونچائے۔ حقیقت یہ ہے کہ صحت کا مسئلہ تعلیم کے مسئلہ سے بھی زیادہ اہم ہے۔ تندرست اور صحت مند ذہنی نشوونما اسی وقت ممکن ہوسکتی ہے۔ کہ جسم صحت مند اور تندرست ہوں۔ اگر یہ نہیں تو نہ تو ذہنی نشوونما ہوسکتی ہے۔ اور نہ اس کا کوئی فائدہ ہی ہوسکتا ہے جب انسان کے ہاتھ پیر ہی مفلوج ہوں تو دماغ کیا ترقی کرسکتا ہے۔ ایک تندرست فرد اپنے ذاتی اور قوم کے ہزاروں کام کرسکتا ہے۔ خواہ وہ جاہل اور کندہ ناتراش ہی کیوں نہ ہو۔ اس لئے قوم میں صحت اور تندرستی کا معیار بلند کرنے کے لئے جتنا روپیہ بھی خرچ کیا جائے تھوڑا ہے۔

افسوس ہے کہ ہمارے ملک میں ابھی اس طرف کافی توجہ نہیں دی گئی۔ اور ایسے اسباب جن سے صحتیں گرنے کا احتمال ہے بڑھنے کے ساتھ ساتھ انہیں برقرار رکھنے کے اتنے سازوسامان بہم مہیا نہیں کرسکے۔ جن کو مکتفی کہا جاسکے۔ خاصکر ہمارے دیہاتوں کی حالت تو ناگفتہ بہ ہے۔ شہروں کے رہنے والوں کو تو پھر اچھی بُری طبی امداد مل سکتی ہے۔ مگر دیہاتوں میں تو نیم حکیموں اور ٹونے ٹوٹکوں پر گذارا ہوتا ہے یہ تو خدا کا شکر ہے کہ ابھی کھلی فضا اور تازہ ہوا ہمارے دیہاتوں میں کسی قدر تلافی کر دیتی ہے مگر اکثر دیکھا گیا ہے کہ جو بیمار پڑ گیا صحیح طبی امداد بہم نہ ہونے کی وجہ سے سخت بُرا حال ہوتا ہے۔

تقسیم کے بعد ڈاکٹروں کی جو کمی واقع ہوگئی تھی۔ اس کی وجہ سے کئی ایک دیہاتی ہسپتال بند کرنے پڑے۔ مگر اس کا بدل سفری شفاخانوں کو بنایا گیا۔ اور ۱۷ ایسے شفاخانے جو ضرورت کے مقابلہ میں بالکل غیر مکتفی ہیں جاری کئے گئے الحمد للہ حکومت پنجاب نے اہتمام کیا ہے۔ کہ صوبہ کی تمام تحصیلوں میں سفری شفاخانے قائم کئے جائیں۔ جو اردگرد کے دیہات میں پھر کر طبی امداد بہم پہونچائیں۔

نئی سکیم کے مطابق ۴۴ مزید سفری شفاخانے جاری کئے جائینگے۔ جن پر ابتداءً مجموعی طور پر قریباً سات لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔ اور قریباً دس لاکھ روپیہ سالانہ خرچ ہوگا۔

یہ سکیم موجودہ حالات میں نہایت مستحسن ہے اور ہمیں امید ہے کہ حکومت اس کو جلد از جلد جامۂ عمل پہنانے کی سعی کرے گی۔ اس ضمن میں یہ عرض کر دینا بھی ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ ان شفاخانوں کی غرض صرف چند دوائیں تقسیم کرنا نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ ضروری ہے کہ ہر یونٹ کے لئے کم سے کم اعلیٰ تعلیم یافتہ ڈاکٹر ہو۔ جو نہ صرف نگرانی کرے۔ بلکہ خود مریضوں کو دیکھے اگر یہ کام محض کمپونڈر قسم کے لوگوں پر چھوڑ دیا گیا تو اتنا روپیہ خرچ کرنے کا کوئی فائدہ مترتب نہیں ہوگا۔

قدوم میمنت لزوم

الفضل کی اشاعت ۸ جنوری ۱۹۵۳ء میں ہم نے ایک نوٹ بزیر عنوان "عازمان کراچی" شائع کیا تھا۔ اس میں ہم نے احراری مولویوں احسان احمد شجاع آبادی اور محمد علی جالندھری اور مودودی صاحب کے عزم کراچی کی اطلاع ان کے اخبارات سے نقل کی تھی۔ اور اہالیان کراچی کو انتباہ ان مولویوں کے گزشتہ کارناموں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بتایا تھا کہ کس طرح یہ مولوی تقسیم سے پہلے اور تقسیم کے بعد بھی پاکستان کے اغراض ومقاصد کے خلاف سرگرمیاں دکھاتے رہے ہیں۔ ہم نے مولانا حالی کے مشہور شعر میں تھوڑی سی ترمیم کرکے عرض کیا تھا۔ کہ ؎

اپنے ذہنوں سے اہل کراچی ہشیار
کچھ بزرگ آتے ہیں مسجد سے خفر کی صورت

افسوس ہے کہ اہالیان کراچی نے ہمارے انتباہ پر کان نہ دھرا۔ اور ان بزرگوں سے اپنے ذہنوں کو محفوظ نہ رکھ سکے نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے قدوم میمنت لزوم سرزمین کراچی میں پڑتے ہی طلباء کے مطالبات پر دردناک سانحہ ظہور پذیر ہوگیا

یہ درست ہے کہ کراچی میں بڑے بڑے دانشمند آباد ہیں۔ اور انہوں نے بڑے بڑے طاقتور پہرے اپنے ذہنوں پر بٹھائے ہوئے ہیں لیکن بقول علامہ اقبال مرحوم ؎

بہت باریک ہیں واعظ کی چالیں
لرز جاتا ہے آوازِ اذاں سے

یہ مان بھی لیا جائے کہ کمیونسٹوں اور دیگر تخریب پسند عناصر کے ساتھ یہ لوگ شامل نہیں تھے۔ مگر اس کا کیا کیا جائے۔ کہ ان لوگوں نے جو قبل از وقت بیانات میں ارباب حکومت کو عمومی رنگ میں کوسنے دینے شروع کر دیئے ہیں ان سے شبہ ضرور پیدا ہوتا ہے۔ اور مشہور ہے کہ جن نکل جاتا ہے مگر ظن نہیں نکلتا۔

اس وقت ہم اپنی طرف سے اس معاملہ میں کچھ نہیں کہنا چاہتے۔ کیونکہ غیر جانبدارانہ تحقیقات ہونے والی ہے۔ البتہ یہ بات ضرور دعوت غور وفکر دیتی ہے کہ جماعت اسلامی کراچی نے اہتمام کیا ہے۔ کہ ہنگامہ کراچی کے ضمن میں تحقیقات کے لئے مواد محفوظ کر لیا جائے۔ تاکہ ارباب حل وعقد کے خلاف معاندانہ محاذ مضبوط بن جائے اور حکومت کا خوب مقابلہ کیا جائے۔ چنانچہ روزنامہ "جنگ" کراچی کی اطلاع ہے کہ

"کراچی ۱۲ جنوری۔ قیم جماعت اسلامی کراچی نے آج ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ کراچی کی پوری آبادی حالیہ حادثات کے لئے ایک عدالتی تحقیقات کا مطالبہ کر رہی ہے . . . .

اس لئے جماعت اسلامی کراچی نے ایک کمیٹی مقرر کر دی ہے۔ جو ان تمام واقعات وحقائق کو اکٹھا کرے گی"

گویا قانون کو اپنی نیچرل رَو اختیار نہیں کرنے دی جائے گی۔ چونکہ صالحین کے خیال میں حکومت غیر صالح فاسد اور فاسق ہے۔ اس لئے اس پر اعتبار کرنا اسلام کے اصولوں کے خلاف ہے۔ اور ضروری ہے کہ تحقیقات کو صالحانہ رنگ میں رنگ دیا جائے۔

آخر میں ہم صرف اتنا کہنا چاہتے ہیں کہ اس انجام سے آغاز کا علم بھی حاصل ہوسکتا ہے۔ اور ہمارے قبل از وقت انتباہ کے حسن وقبح پر بھی روشنی پڑ سکتی ہے۔

ایک بات اور بھی ہے سرقہ ہو یا توارد یا کچھ اور طلباء کا مطالبہ بھی نو نکاتی تھا۔ پچھلے دنوں جمعیت اسلامی طلباء کی ایک کانفرنس مودودی صاحب کے زیر سایہ لاہور میں ہوئی تھی۔ اس جمعیت کی شاخ کراچی میں بھی ہے۔ شائد اسی کے ذریعہ کراچی کے طلباء تک مطالبہ کے ضرور نو نکاتی ہونے کی خوبیاں منکشف ہوئی ہوں۔ بہر حال ہنگامہ کی اصل وجوہات معلوم کرنے کے لئے اس طرف توجہ دینے سے بھی کچھ مدد مل سکتی ہے۔

تیل کے متعلق ایرانی امریکی سمجھوتہ

یہ خبر کسی قدر اطمینان بخش ہے کہ ایرانی تیل کے سوال پر ڈاکٹر محمد مصدق وزیر اعظم ایران اور امریکی سفیر میں عارضی سمجھوتہ ہوگیا ہے جب سے ایران نے تیل کو قومی ملکیت بنانے کا اعلان کیا ہے برطانیہ نے اینگلو ایرانین آئیل کمپنی کے مفاد کے نام سے سخت مزاحمت شروع کر رکھی ہے۔ اور تیل ابھی تک بیکار پڑا ہے۔ جس سے ایران کو سخت مالی نقصان پہنچ رہا ہے چنانچہ پچھلے دنوں برطانوی ایجنٹوں نے عدن کے قریب اطالویہ جہاز جو ایران سے خریدا ہوا تیل لے جا رہا تھا روک لیا۔ عدن کی ہائی کورٹ میں مقدمہ چلا جس نے برطانیہ کے حق میں فیصلہ دے دیا ہے۔

اس تنازعہ کی وجہ سے نہ صرف ایران کو بلکہ دنیا کو ایرانی تیل کے تعطل کی وجہ سے سخت نقصان ہو رہا ہے۔ اور ایک ایسی اہم جنس سے استفادہ نہیں کیا جا رہا۔ ہمیں توقع ہے۔ کہ اب اس کا فیصلہ جلد ہو جائے گا۔ اور برطانیہ اپنی ضد چھوڑ دے گا۔ اور حقیقی معنوں میں اس بات کو تسلیم کرلے گا۔ کہ تیل ایران ہی کی ملکیت ہے۔ اور وہ جس طرح چاہے اس کا انتظام کرسکتا ہے۔ اسی طرح جس طرح برطانیہ کا لوہا اور کوئلہ برطانیہ کی ملکیت ہے۔ جس میں کوئی دوسرا ملک دخل اندازی نہیں کرسکتا۔

کارکنانِ تحریکِ جدید کا ۱۹۵۳ء کا پروگرام

(۱) جماعت کے ہر فرد سے وعدہ لینا

(۲) بقایاداروں کی سو فیصدی وصولی

محترمہ بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کی تشویشناک علالت

بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ لمبے عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ اب عرصہ دو ماہ سے مسلسل بخار کی وجہ سے صاحب فراش ہیں اور کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں آپ کی صحت کاملہ اور درازی عمر کے لئے خاص دعاؤں کی درخواست ہے۔

شدید مخالفت کے باوجود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بے نظیر کامیابی

از مکرم محمد عبد الحق صاحب امرتسری گنج مغلپورہ

کامیابی کی بڑی علامت یہ ہوتی ہے۔ کہ جس مقصد کو لے کر دنیا میں اٹھا جائے۔ اس میں ہر قسم کی مخالفت کے باوجود پوری کامیابی حاصل ہو جائے۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام ایک تحریک کو لے کر اٹھے اور ایسے ماحول میں اٹھے۔ جہاں آپ کے ماننے والے بہت کم اور مخالفت کرنیوالے بہت زیادہ تھے۔ جو آپ کو ہر طرح کی ایذائیں پہونچا کر گالیوں اور دشنام طرازیوں۔ تہمتوں اور افتراپردازیوں مقدمات اور فتوے بازیوں کے ذریعہ آپ کو نعوذباللہ ناکام اور ذلیل وہلاک کرنے کے درپے تھے کوئی پہلو انہوں نے مخالفت کا نہ چھوڑا۔ اور کوئی دقیقہ ان کی تحریک کو مٹانے کا اٹھا نہ رکھا مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی فتوے بازی نے طول وعرض ہند میں بلکہ دوسرے مسلمان ملکوں میں بھی ایک آگ لگا دی۔ جس کے ہلاکت خیز نتائج سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے رفقار کا بچ نکلنا بظاہر ناممکن نظر آتا تھا۔ لیکن وہ قادر خدا جس نے اپنے مامور کو دنیا کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے بھیجا تھا۔ اس فتنہ وفساد کو مٹانے اور اپنے پاک بندوں کو صحیح سلامت باہر نکالنے کا موجب ہوا۔ یا نار کونی بردا وسلاما علیٰ ابراھیم کا نظارہ پھر ایک دفعہ دنیا نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اس کے ساتھ ہی وہ جو اس آگ کو مشتعل کرنے کا موجب ہوئے تھے۔ خود اس کے بھڑکتے ہوئے شعلوں کی نذر ہو گئے۔ مولوی محمد حسین بٹالوی کی جنہوں نے یہ کہا تھا کہ میں نے ہی مرزا صاحب کو اٹھایا ہے اور میں ہی نیچا کروں گا۔ ذلت وخواری کا عبرتناک نظارہ دیکھنے والے اب تک موجود ہیں۔ اس قسم کے بیسیوں مخالفین کے نام بھی آج کوئی نہیں جانتا۔ مگر اس کے بالمقابل خدا کا وہ مامور جس کی مخالفت میں ان لوگوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا آج بھی زندہ ہے۔ اس کے شاندار کارنامے آج بھی نوک برزبان ہیں۔ وہ اپنے مقاصد میں کامیاب ہے کیونکہ جس غرض کو لے کر وہ کھڑا ہوا یعنی اعلائے کلمۃ الحق وہ بفضلہ تعالیٰ نہایت عمدگی سے پوری ہو رہی ہے۔ اور ہوتی رہے گی اور اس کی جماعت کے کارنامے رہتی دنیا تک اس کے نام پر لکھے جائیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کا نام اکناف عالم میں پھیل چکا ہے آپ کے ذریعہ قرآن کریم کے تراجم کئی زبانوں میں ہو چکے اور ہو رہے ہیں کفرستانوں میں مسجدیں بن چکی ہیں احرار یورپ کا مزاج اس کے انفاس قدسیہ کی برکت سے اسلام کی طرف مائل ہو چکا ہے اور وہ وقت آنیوالا ہے جب لیظھرہ علی الدین کلہ کی قرآنی پیشگوئی کھلے اور ظاہری طور پر اس وجود گرامی کے نام پر پوری ہو گی جس کی تکذیب اور تردید کو مخالفین اسلام کا سب سے بڑا کارنامہ قرار دیتے ہیں کیا مخالفین احمدیت اور بالخصوص مولوی ظفر علی خاں کی مخالفت احمدیت کا کچھ بگاڑ سکی ہے؟ اس کا جواب ایک غیر مسلم اخبار سے سنئے۔

"۹۰ سال کے قریب عرصہ گذرا کہ پنجاب کے ضلع گورداسپور میں ایک بچہ پیدا ہوا ۱۸۳۲ء میں (اصل ۱۸۳۵ء یا ۱۸۳۹ء ناقل) جس کا نام غلام احمد (علیہ السلام) رکھا گیا اور اب وہ دنیا میں غلام احمد قادیانی کے نام سے مسلمانوں کے فرقہ احمدی کا بانی مشہور ہے اس شخص کو فوت ہوئے ۲۵ برس ہو چکے ہیں (اب تقریباً ۴۵ برس ناقل) مگر اس کی چلائی ہوئی احمدی تحریک اب تک زندہ ہے۔ اور آثار ایسے پائے جاتے ہیں کہ یہ تحریک کافی دیر تک اسی طرح جاری رہے گی۔ اس کے فوراً تباہ ہونے کی سردست کوئی امید نہیں۔ اسلئے کہ اس تحریک میں بعض وجوہات سے ایسے لوگ شامل ہو گئے ہیں جو دل بھی رکھتے ہیں اور دماغ بھی اس تحریک کو اسلام کا دشمن بتانے اور صفحۂ ہستی سے مٹا ڈالنے کے لئے مسلمانوں کا ایک حصہ ہمیشہ سے مصروف رہا ہے اور اب بھی اس فرقہ کی تباہی کے لئے کوشاں ہے مگر یہ احمدی تحریک ہے کہ مرنے کی بجائے زیادہ پھیلتی جاتی ہے۔ گذشتہ دنوں اس تحریک کے خلاف اخبار زمیندار لاہور اور اس کے مالک مولانا ظفر علی خاں نے بہت زور لگایا ...... مگر اس تحریک کو کوئی نقصان نہ پہونچا۔"

(اخبار گورو گھنٹال لاہور ۱۸ نومبر ۱۹۳۳ء)

مندرجہ بالا اقتباس پیش کرتے ہوئے ہم مولوی ظفر علی اور ان کے صاحبزادے میاں اختر علی سے یہ عرض کرتے ہیں کہ وہ اپنی مخالفت پر نظر ثانی کریں۔ ان کو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ جماعت احمدیہ کی بنیاد کامل ایمان اور یقین کی نہایت بلند اور محکم چٹان پر رکھی گئی ہے۔ اگر یہ پودا جو ابتدا میں نہایت کمزور اور نوزائیدہ پودا تھا۔ خدا تعالیٰ کے ہاتھوں کا لگایا ہوا نہ ہوتا۔ تو ابتدائی مخالفت کے خطرناک اور زبردست طوفان اور جھکڑ کے ایک ہی جھونکے سے اکھڑ کر زمین پر آ رہتا۔ مگر اسے فتوے بازو! تم دیکھتے ہو کہ کیا انجام ہوا ہے۔ تمہارے بڑوں کی مخالفت نے اس ننھے پودے کے لئے کھاد کا کام دیا وہ پودا اگر سالوں میں جا کر بڑھنے والا تھا۔ تو اس مخالفت کے دوسرے دنوں میں اتنا بڑھا اتنا پھلا اتنا پھولا کہ نہ صرف ایک تناور درخت بنا بلکہ اس تناور درخت کی سینکڑوں تناور شاخیں اکناف عالم میں پھیل گئیں۔ اور بقول مولوی ظفر علیخاں

"اس درخت کی ایک شاخ چین میں دوسری جاپان اور تیسری انگلستان میں نکل آئی ہے"

(اخبار زمیندار ۷ر اکتوبر ۱۹۳۱ء صہ قادیان نمبر)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود فرماتے ہیں:۔

"کیا یہ عظیم الشان نشان نہیں کہ کوششیں تو اس غرض سے کی گئیں کہ یہ تخم جو بویا گیا اندر ہی اندر نابود ہو جائے اور صفحۂ ہستی پر اس کا نام ونشان نہ رہے مگر وہ تخم بڑھا اور پھولا اور ایک درخت بنا اور اس کی شاخیں دور دور چلی گئیں اور وہ درخت اب اس قدر بڑھ گیا ہے کہ ہزارہا پرند اس پر آرام کر رہے ہیں"

(نزول المسیح صہ)

پس مبارک وہ جو تعصب کو دور کر کے خدا کے خوف سے اس کی صداقت پر یقین لائیں تا ان کی آنکھیں کھلیں۔ اور خدا تعالیٰ رستہ کی تاریکیوں کو دور کر کے منزل مقصود تک پہونچنا ان کے لئے آسان کر دے۔

(آمین)

احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن کراچی کا انتخاب

مورخہ ۲ جنوری بعد نماز جمعہ احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن کراچی کی مجلس عامہ کا اجلاس زیر صدارت مکرم میر نور احمد خان صاحب تالپور بی اے (آنرز) ایل ایل بی سابق پریذیڈنٹ احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن کراچی۔ احمدیہ ہال میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں نئے سال کے لئے چیئرمین اور جنرل سیکرٹری کا انتخاب عمل میں آیا۔ مکرمی مرزا عبد الرشید صاحب متعلم لاء کالج کثرت آراء سے پریذیڈنٹ اور چوہدری افتخار احمد صاحب متعلم ڈی۔ جے۔ کالج سیکرٹری جنرل منتخب ہوئے۔ بعد ازاں پریذیڈنٹ صاحب نے مندرجہ عہدیداران نامزد کئے:۔

۱۔ سیکرٹری مال	خواجہ سعید احمد صاحب بٹ	اسلامیہ کالج
۲۔ سیکرٹری نشر واشاعت	ملک رب نواز مجوکہ	سندھ مسلم کالج
۳۔ جائنٹ سیکرٹری	محمد سرور صاحب	اسلامیہ کالج

خدا کے فضل سے کراچی کے ہر ایک کالج میں احمدی طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اسلئے ہر ایک کالج کے لئے ایک ایک نمائندہ نامزد کیا گیا ہے۔ جلسہ دعا کے بعد برخاست ہوا۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے عہدیداران کو اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز ان کا انتخاب ایسوسی ایشن کے لئے مفید ثابت ہو۔ آمین

خاکسار ملک رب نواز مجوکہ سیکرٹری نشر واشاعت احمدیہ انٹر کالجیئٹ
ایسوسی ایشن کراچی احمدیہ ہال مگزین لین کراچی

ولادت

ہماری جماعت افریقہ کے ایک مخلص نوجوان میاں بشیر حیات صاحب پسر بابو عمر حیات صاحب کے ہاں اللہ تعالیٰ نے بچہ عطا فرمایا ہے۔ نومولود مولوی قمر الدین صاحب انسپکٹر تعلیم وتربیت کا نواسہ ہے احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین بنائے۔ اور لمبی عمر عطا فرمائے۔

(شیخ مبارک احمد رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ)

چوہدری رحیم بخش صاحب مرحوم

(مکرم عطاء محمد صاحب ریٹائرڈ ورنیکل ٹیچر ربوہ ضلع جھنگ)

چوہدری رحیم بخش صاحب مرحوم ضلع شیخوپورہ کے ایک مشہور زمیندار خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ آپ کے والد صاحب کا نام چوہدری میراں بخش صاحب تھا۔ جو پنجاب میں تھانہ دار تھے۔ مرحوم کی تعلیم مڈل تک تھی۔ مگر باوجود اس کے کہ میٹرک پاس نہ تھے تحریر اور تقریر کا اللہ تعالیٰ نے انہیں خاص ملکہ عطا فرمایا تھا۔

مرحوم سے میری پہلی ملاقات ۱۹۳۰ء میں ہوئی جب کہ میرا تبادلہ گورنمنٹ ہائی سکول باغبانپورہ سے گورنمنٹ ہائی سکول شیخوپورہ میں ہوا۔ پہلی ملاقات کے دوران میں ہی وہ مجھ سے ایسے بے تکلف ہو گئے۔ کہ گویا وہ میرے سگے بھائی ہیں۔ چنانچہ اخیر دم تک وہ مجھ سے برادرانہ سلوک کرتے رہے۔ اور میں بے تکلف اُن کے در دولت پر حاضر ہوتا۔ اور اپنے گھر کی طرح اُن کے ہاں ہر قسم کا آرام و راحت پاتا۔ اور کسی قسم کا حجاب وغیرہ محسوس نہ کرتا تھا۔

مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ منجملہ اُن کے ایک یہ تھی۔ کہ چونکہ فطرت نیک تھی۔ اس لئے باوجود تھانیدار کا لڑکا ہونے کے اُن کی طبیعت مذہب کی طرف مائل تھی۔ چنانچہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ پہلی جنگ عظیم کے سلسلہ میں جب وہ بغداد گئے۔ تو انہوں نے سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر جا کر نماز پڑھی۔ اور دعائیں کیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کی دینی۔ دنیوی بہتری کے سامان کرے۔ چنانچہ رؤیا میں اُن کو سید عبد القادر صاحب جیلانی کی زیارت ہوئی۔ اور آپ نے ایک چاندی کا روپیہ اُن کو دیتے ہوئے فرمایا کہ "دین تمہیں ہندوستان سے ملے گا"۔ جب وہ جنگ کے بعد واپس شیخوپورہ آئے۔ تو دل میں قرآن کریم کے مطالعہ کا شوق پیدا ہوا۔ چنانچہ شاہ رفیع الدین صاحب کے ترجمہ والا ایک قرآن مجید لے کر پڑھنے خود سے اس کا مطالعہ شروع کر دیا۔ اور چند ہی روز میں وفات مسیح اور اجرائے نبوت جیسے اہم مسائل خود بخود ہی حل کر لئے۔ اب سنی اور اہل حدیث علماء سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات و وفات کے متعلق جب گفتگو کرتے تو بجائے اس کے کہ وہ کوئی معقول جواب قرآن و حدیث کی رُو سے ان کو دیتے الٹا ناراضگی کے لہجہ میں یہ پوچھتے کہ "تم مرزائی تو نہیں ہو گئے"۔ مولویوں کے اس جواب سے مرحوم کو احمدیت کے متعلق واقفیت حاصل کرنے کا شوق ہوا۔ منشی خادم حسین صاحب بھیروی جو مرحوم کی ایک دوکان میں کرایہ دار تھے۔ اُن کی دوکان میں احمدیت کے متعلق ٹریکٹ اور پوسٹر وغیرہ دیواروں پر آویزاں دیکھ کر ان سے سلسلہ کلام شروع کیا ہی تھا کہ موافق مزاج اور قرآن و حدیث کی باتیں سُن کر دل باغ باغ ہو گیا۔ منشی صاحب نے چند ایک کتب پڑھنے کے لئے دیں۔ اور قادیان کا راستہ دکھا دیا پھر کیا تھا۔ مرحوم جوں جوں کتابیں پڑھتے گئے۔ سینہ صافی نورانی شعاعوں سے پُر ہوتا گیا۔ حتیٰ کہ چند ہی یوم میں بیعت کے لئے طبیعت بے قرار ہو گئی اغلباً ۱۹۲۴ء میں یا اس کے قریب ہی انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر بیعت کر لی۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ بیعت کے بعد مرحوم کو تبلیغ کا ایک جنون پیدا ہو گیا۔ جس کی وجہ سے تھوڑے ہی عرصہ میں انہوں نے شیخوپورہ میں کوئی ہندو۔ سکھ۔ عیسائی یا مسلمان ایسا نہ چھوڑا جس کے کانوں تک اسلام احمدیت کا پیغام نہ پہنچایا ہو۔ مرحوم ہر قسم کی سوسائٹی میں پہنچ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام لوگوں تک پہنچاتے۔ اور اس پیغام رسانی کو اپنی زندگی کا مقصد وحید سمجھتے تھے۔ ضلع بھر کے ملازمین۔ ڈپٹی کمشنر اور ایس۔ پی سے لے کر ادنیٰ چپڑاسیوں اور سپاہیوں تک مرحوم کی باتوں کو شوق سے سنتے تھے۔ اور اپنے اپنے ظرف کے مطابق اس سے اثر قبول کرتے تھے۔

تبلیغ میں اس انہماک کی وجہ سے چونکہ کسب معاش کی فرصت نہ ملتی تھی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ بھی اُن کی غیب سے مدد فرماتا تھا۔ اور باوجود محض پنشن کے عمر بھر خوش خوراک اور خوش پوشاک رہے۔

مرحوم نماز روزہ کے سخت پابند تھے۔ اور تہجد بڑے شوق اور بڑے التزام سے پڑھا کرتے تھے۔ نمازوں میں خشوع خضوع کے بڑے عادی تھے۔ اور ایسے ایسے عجیب و غریب رنگ میں اللہ تعالیٰ سے عرض حاجات کیا کرتے تھے۔ کہ سُن کر رشک آتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ مرحوم کو رؤیائے صادقہ بکثرت ہوا کرتے تھے۔ کبھی کبھی اللہ تعالیٰ اپنے الہامات سے بھی ان کو نوازتا تھا۔

مرحوم کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان سے ایک قسم کا عشق تھا۔ بالخصوص حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے حد درجہ محبت تھی۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بزرگ ہستیوں کے خلاف وہ کوئی کلمہ نہیں سُن سکتے تھے۔

مرحوم کی خوبیوں میں جو چیز اُن کا طرۂ امتیاز تھی۔ وہ یہ تھی۔ کہ مخالف کو قرآن کریم سے احادیث سے اقوال اولیاء الرحمٰن سے عقل سے۔ نقل سے۔ ہر رنگ میں سمجھانے کی کوشش کرتے۔ لیکن سلسلہ عالیہ احمدیہ اور اس کے بزرگوں کے خلاف گستاخی اور بے ادبی کی کوئی بات وہ برداشت نہیں کر سکتے تھے اور یہی وجہ تھی۔ کہ باوجود اس کے کہ ابتداء میں وہ شیخوپورہ میں اکیلے ہی احمدی تھے۔ کسی مخالف کو جرأت نہ تھی۔ کہ اُن کے روبرو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذات ستودہ صفات کے متعلق بد زبانی کر سکے۔

مرحوم کے رشتہ داروں میں ایک بزرگ تھے جنہوں نے مرحوم سے بہت پہلے بیعت کی ہوئی تھی مگر چونکہ بیعت کے بعد مرکز میں آمد و رفت کا سلسلہ قائم نہ رکھ سکے۔ آہستہ آہستہ احمدیت سے دور چلے گئے۔ اور اکثر شیخوپورہ کے ایک فقیر کی صحبت میں جو "ہمہ اوست" کا قائل تھا۔ جایا کرتے تھے۔ مرحوم نے بیعت کے بعد اس بزرگ کو روزانہ تبلیغ شروع کر دی۔ چند یوم کے بعد اس بزرگ نے رؤیا میں دیکھا۔ کہ ایک وسیع میدان میں ایک شخص جس کے سر پر سفید پگڑی ہے۔ اور سیاہ کوٹ اُس نے زیب تن کیا ہوا ہے۔ کرسی پر بیٹھا ہے۔ اور لوگوں کو پھلدار درخت لگانے کے لئے زمین تقسیم کر رہا ہے کئی لوگوں نے اس سے زمینیں حاصل کر کے درخت لگا رکھے ہیں۔ جن کے اقسام اور قد و قامت مختلف ہیں چنانچہ انہوں نے بھی اس حاکم سے زمین طلب کی۔ اور ساتھ ہی پوچھا۔ میں کیا چیز کاشت کروں۔ اس شخص نے ایک قطعہ زمین دے کر کہا۔ کہ تم اس میں سردے کاشت کرو۔ چنانچہ سردے کاشت کئے گئے۔ جو دیکھتے دیکھتے ہی پک کر پھٹنے لگے۔ اس پر پکے پکے پھل توڑ کر انہوں نے ڈھیر لگا لیا۔ اور ایک سردہ اس کرسی نشین کے پاس تحفۃً لے گئے جسے اُس نے چیر کر ایک قاش انہیں بھی دی۔ اور ساتھ ہی فرمایا۔ کہ سردے تم خود کھاؤ۔ اور اپنے رشتہ داروں کو دو۔ انہوں نے اس حاکم سے پوچھا۔ کہ ہمارے شہر میں ایک فقیر "ہمہ اوست کا قائل" ہے۔ اگر آپ اجازت دیں۔ تو ان سردوں میں سے اس کو بھی دوں۔ اس پر آپ نے فرمایا۔ کہ پہلے یہ پوچھ لینا کہ سب چیزیں خدا ہی خدا ہیں۔ یا خدا اور ہے اور مخلوق اور۔ اگر وہ کہے کہ سب چیزیں خدا ہیں تو اسے آئینہ دینا۔ اور ایک بکری اور ایک سربمہر بوتل جیسے عرق کیوڑہ وغیرہ کی ہوتی ہے۔ انہیں دے کر کہا۔ کہ اس بکری کا دودھ پیا کرو۔ اور اس بوتل میں سے چند قطرے اس میں ڈال لیا کرو۔ چنانچہ یہ خواب جب مرحوم نے سُنی۔ تو اس کی تعبیر کی کہ وہ زمین عطا کرنے والا شخص حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہیں۔ جو سچا احمدیت کے پھل والا درخت لگا رہے ہیں۔ پودوں کے مختلف قد و قامت سے مراد یہ ہے۔ کہ کہیں احمدیت دیر سے قائم ہے۔ اور کہیں اُس نے نیا نیا قدم رکھا ہے۔ بکری میں ہوں۔ جو سارا دن اِدھر اُدھر پھر کر اپنا پیٹ پالتا ہوں۔ اور دودھ وہ دینی علم ہے۔ جس کی میں آپ کو تبلیغ کرتا ہوں اور بوتل والی روح احمدیت کی روح ہے۔ اگرچہ اسلام کی طرف منسوب ہونے والے کئی فرقے ہیں۔ مگر سب میں کوئی نہ کوئی خرابی ایسی ہے۔ جو اسلام کے خوشنما چہرہ پر بدنما دھبہ بن کے رہ گئی ہے۔ صرف احمدیت کی تعلیم ایسی ہے۔ جس سے اسلام کے خوشنما چہرہ کے حسین خد و خال اُجاگر ہوتے ہیں۔ اور لوگوں کو گرویدہ کرتے ہیں۔ چنانچہ چند یوم کے بعد جب حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لاہور تشریف لائے۔ تو مرحوم اس بزرگ کو ہمراہ لے کر لاہور حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے شکل دیکھتے ہی فوراً پہچان لیا۔ کہ یہی وہ کرسی نشین ہیں۔ جو خواب میں انہیں دکھائے گئے تھے۔ چنانچہ دوبارہ بیعت کر کے وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ اور پھر تادم مرگ اس پر ثابت قدم رہے۔

مرحوم نے اپنے پیچھے دو لڑکے اور چار لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کا حافظ و ناصر ہو۔ اور انہیں صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین احباب بھی مرحوم کی بلندی درجات کے لئے خاص طور پر دعائیں فرما کر عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوں۔

ضروری اعلان

مرزا مہتاب بیگ صاحب کی تعاونی کمپنیوں کے جملہ حصہ داران کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ان کمپنیوں کا اصولی فیصلہ کر دیا گیا ہے۔ حصہ داران دفتر قضاء میں خود تشریف لا کر یا بذریعہ نمائندہ فیصلہ پڑھ لیں یا اُجرت نقل و خرچ ڈاک ۵ھ/۔ بھیج کر اس کی نقل منگوا لیں۔ اور اگر فیصلہ کے کسی حصہ سے اختلاف ہو تو ۲۴ فروری ۱۹۵۳ء تک اپیل کر سکتے ہیں۔ بعد ازاں تفصیلی فیصلے بابت تعیین رقوم واجب الادا کر دیئے جائیں گے۔

(دار القضاء ربوہ)

اعلان

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حکیم ابو رحسین صاحب کو حلقہ خانیوال ضلع ملتان کے لئے ۲۲ نومبر ۱۹۵۲ء کو قاضی مقرر فرمایا ہے۔ دوست مطلع رہیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

استغفار ترقیات کی کلید ہے

اَستغفر اللہ ربی من کل ذنبٍ واتوب الیہ ۔ میں اللہ تعالےٰ سے اپنے تمام قصوروں کی معافی چاہتا ہوں جو میرا رب ہے (جو ادنےٰ حالت سے اعلےٰ حالت کی طرف ترقی دیتا ہے) اور میں اسی کی طرف جھکتا ہوں ۔ —— حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ایک شخص نے اپنے قرض کے متعلق دعا کے واسطے عرض کی ۔ فرمایا "استغفار پڑھا کرو ۔ انسان کے واسطے غموں سے سبک ہونے کے واسطے یہ طریق ہے" (ڈائری ۱۹ جنوری ۱۹۰۱ء)

ایک شخص کو استغفار کرنے کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا کہ "استغفار کلید ترقیات روحانی ہے" (ڈائری ۲۰ جنوری ۱۹۰۱ء)

ایک شخص نے عرض کی کہ حضور میرے لئے دعا کریں کہ میرے اولاد ہو جائے ۔ آپ نے فرمایا کہ "استغفار بہت کرو ۔ اس سے گناہ بھی معاف ہو جاتے ہیں ۔ اللہ تعالےٰ اولاد بھی دے دیتا ہے ۔ یاد رکھو یقین بڑی چیز ہے ۔ جو شخص یقین میں کامل ہوتا ہے ۔ خدا تعالےٰ خود اس کی دستگیری کرتا ہے" (ڈائری ۲۲ جنوری ۱۹۰۱ء)

اٹھتے بیٹھتے ۔ چلتے پھرتے ۔ بیکاری اور فراغت میں اس مختصر دعا کے ورد کو معمول بنا لینا احباب کے لئے مشکل نہیں ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔ "میرا عقیدہ تو یہ ہے کہ نہ تلوار نہ بجلی نہ کوئی دوائی نہ کوئی تریاق نہ اور کوئی شے ایسا اثر رکھتی ہے جیسا کہ دعا کا اثر ہے" ۔ (ڈائری ۲۴ جنوری ۱۹۰۱ء)

—— ناظر تعلیم و تربیت سلسلہ عالیہ احمدیہ

تبصرہ

مطبوعات جدیدہ

احمدی جنتری ۱۹۵۳ء میاں محمد یاسین صاحب تاجر کتب قادیان حال ربوہ ضلع جھنگ کی اس احمدی جنتری کا یہ چھتیسواں سال ہے ۔ ہمیشہ اس میں نئے تبلیغی مضامین درج ہوتے ہیں ۔ اس دفعہ بھی مفید و دلچسپ مضامین درج ہیں ۔ قیمت ۸/

کلام محمود مجلد ۲ روپے :۔ اس کا نیا ایڈیشن جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ۱۹۵۱ء اور ۱۹۵۲ء کی بھی جدید نظمیں درج ہیں ۔ نہایت عمدہ لکھائی اور صحت کے ساتھ چھپوائی گئی ہے ۔ قیمت عمدہ

نماز مترجم یہ نماز مترجم کا ستائیسواں ایڈیشن ہے ۔ بچوں کے لئے بھی بہت مفید ہے ۔ تمام نمازیں ترجمہ کے ساتھ درج کی ہیں ۔ قیمت ۳/ **ادعیۃ القرآن** قرآن پاک کی تمام دعاؤں کا ترجمہ اور ہیڈنگ کے ساتھ شائع کی گئی ہے ۔ ہدیہ ۳/ **ادعیۃ المسیح الموعود** حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی اردو دعاؤں کو یکجا با ترجمہ شائع کیا گیا ہے ۔ ہدیہ ۳/ **طریق دعا** حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے فرمودہ دعاؤں کے طریق ۳/ **ادعیۃ الرسولؐ** آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کا مجموعہ مترجم ۳/ اوپر کی ساتوں کتب مذکورہ بالا پتہ ربوہ سے منگائیں ۔

درخواستہائے دعاء

—— میرے والد بزرگوار مولوی ڈاکٹر منظور احمد صاحب بھیروی جو آجکل چکوال ضلع جہلم میں ہیں بعارضہ کمزوری دل سخت بیمار ہیں ۔ ان کی صحت کیلئے احباب دعا فرمائیں ۔ منصور احمد ولد مولوی منظور احمد صاحب بھیروی از چکوال

—— ہمارے مقدمہ کی تواریخ ۲۶-۲۷-۲۸ جنوری مقرر ہوئی ہیں ۔ فیصلہ مقدمہ بھی انہی دنوں سنا دیا جائیگا اس لئے تمام احباب جماعت سے نہایت عجز سے التماس ہے کہ ہم دونوں کی اس مقدمہ سے باعزت بریت کے لئے دعا فرمائیں ۔ عنایت اللہ بی ۔ اے ۔ مسجد احمدیہ لائلپور

—— میری بچی قریباً ۲ ماہ سے بعارضہ بخار سخت بیمار ہے احباب دعائے صحت فرمائیں ۔ خیر دین کوٹھی حیدر آباد سندھ

—— عزیزم کیپٹن چودھری ہدایت اللہ صاحب بوجہ بخار نمونیہ بیمار ہیں (۲) نیز مستری نظام الدین صاحب کی نظر اور بدن کمزور ہو رہی ہے ان ہر دو کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں ۔ (۳) عزیزم چودھری محمد نواز صاحب گرایہ کو اللہ تعالےٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو نیک صالح کرے اور خادم دین بنائے آمین ۔ چودھری محمد شریف پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ

—— میرا لڑکا ملک محمد کریم عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہے احباب دل سے دعا کریں ۔ ملک محمد دین خادم کارکن دفتر آبادی ربوہ ——

میری بچی رشیدہ کو آنکھوں کی تکلیف ہے شفا کاملہ کیلئے دعا کی درخواست ہے ۔ خیر محمد احمدی ڈیرہ غازی خاں ۔

میرا بھائی بشیر احمد گجراتی عرصہ دس یوم سے بعارضہ نمونیہ بیمار ہے ۔ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے ۔ اقبال احمد گجراتی جامعہ احمدیہ احمد نگر

آپ کا نمبر کیا ہے

جلسہ سالانہ ۱۹۵۲ء کے ایام میں ۔ ایک صاحب جو موصی ہیں ۔ فارم اصل آمد پر کر گئے ہیں ۔ مگر انہوں نے اپنا نام یا نمبر وصیت نہیں لکھا ۔ فارم پر انہوں نے اپنی آمدنی کے متعلق مندرجہ ذیل فقرات تحریر کئے ہیں ۔ "میری آمد ۱۹۵۰ء/۱۹۵۱ء میں کوئی معین نہ تھی ۔ بلکہ کمی زیادتی ہوتی رہی ۔ آمد ۳۰۰/- روپیہ ماہوار کے لگ بھگ رہی تھی ۔ اس کا حصہ ادا ۱۹۵۲ء میں جون سے میں نئی ملازمت پر ہوں ۔ اور جون سے اکتوبر تک ملازم رہا ہوں اکتوبر سے بیکار رہوں ۔ جون تا اکتوبر ۱۹۵۲ء میری ماہوار ۷۰۰/- روپیہ ماہوار رہی" ۔

یہ فارم جس موصی نے پر کیا ہو ۔ وہ اپنے نام نمبر وصیت یا ولدیت اور مکمل پتہ سے جلد اطلاع دیں تاکہ اس فارم پر کارروائی کی جا سکے ۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اعلان قابل توجہ احباب !

احباب اراضی ربوہ کے بارے میں خط و کتابت کرتے وقت صرف مندرجہ ذیل ایڈریس پر چٹھی تحریر فرمایا کریں ۔ تاکہ چٹھی ضائع نہ ہو ۔ اور جواب مناسب وقت میں آپ کو مل سکے ۔

(خاکسار سیکرٹری کمیٹی آبادی ۔ ربوہ)

اعلان دار القضاء

اللہ دتہ صاحب پسر میاں امام الدین صاحب مرحوم قلعہ تنگیاں تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ نے دار القضاء میں درخواست دی ہے ۔ کہ ان کے والد مرحوم کی امانت تحریک جدید کھاتہ ۱۱۶ میں جمع شدہ رقم مبلغ آٹھ صد روپیہ دتا مرحوم کی بیوہ تین پسران و چار دختران میں تقسیم کی جائے ۔ اگر اس تقسیم پر کسی کو اعتراض ہو ۔ تو دو ہفتہ کے اندر اندر اطلاع دے ورنہ مدت معینہ گذرنے پر ادائیگی کا فیصلہ کر دیا جائے گا ۔

(ناظم دار القضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ پاکستان)

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن پر فرض ہے ۔

اسلئے آپ اپنے علاقہ کے جن مسلموں اور غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہیں انکے پتے روانہ فرمائیے ۔ پتے خوشخط ہوں ، ان کو مناسب لٹریچر روانہ کئے جائیں گے

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد ۔ دکن

ولادت :۔ مورخہ ۱ ۔ ۱ ۔ ۵۳ بروز بدھ کو اللہ تعالےٰ نے چوہدری جلال الدین صاحب ۔ راولپنڈی کو فرزند عطا فرمایا ۔ نومولود ڈاکٹر محمد الدین صاحب بھلر کا نواسہ ہے ۔ احباب درازی عمر و خادم دین بننے کیلئے دعا فرمائیں

پاکستان کو مشرق وسطیٰ کے دفاع میں شرکت کی دعوت نہیں دی گئی

(مانچسٹر گارڈین)

لندن ۱۷ رجنوری۔ "مانچسٹر گارڈین" رقمطراز ہے۔ کہ پاکستان کے خلاف نیا بھارتی واویلا بہت تعجب خیز ہے۔ بھارتی اخبارات میں برابر ایسی خبریں شائع کی جا رہی ہیں۔ کہ پاکستان مشرق وسطیٰ کے دفاعی ادارے میں شامل ہو جائے گا۔ لیکن ان خبروں میں زیادہ دلچسپی نہ لی گئی۔ مگر دو دن قبل بعض اہم بھارتی اخبارات نے اپنے اداریوں اور شذرات میں ایک نئی مہم جاری کر دی ہے اور یہ باور کرنا ممکن نہیں ہے کہ مرکزی بھارتی حکومت اس کی محرک نہیں۔ اور یہ امر بھی حیران کن ہے کہ پنڈت نہرو نے اپنی ایک تقریر میں اس حملے سے تعلق کا اظہار کر دیا ہے۔

"گارڈین" نے اس امر پر زور دیا ہے کہ پاکستان کو دفاعی ادارے میں شمولیت کی کوئی دعوت نہیں دی گئی۔ اور اگر پاکستان دفاعی کمان میں شرکت کرنا چاہتا ہے تو اس سلسلے میں اسے خود پیش قدمی کرنی ہوگی۔

کوئی بھی یہ نہیں چاہتا کہ امور خارجہ میں بھارت کے قدرتی رجحان میں رکاوٹ ڈالی جائے۔ اور وہ اپنے ہمسایہ ملک کے متعلق شکوک شبہات میں مبتلا ہو مگر پاکستان دنیا میں سب سے بڑی اسلامی مملکت ہے اور وہ مشرق وسطیٰ کے دیگر اسلامی ملکوں کے مسائل سے پہلو تہی نہیں کر سکتا۔ اگر وہ ایسا کرے۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس کی کوئی خارجہ پالیسی ہونی ہی نہیں چاہیئے۔

گارڈین نے مزید لکھا ہے کہ تقسیم ہند کے بعد سے بھارتی اس اندیشے میں بھی مبتلا ہیں۔ کہ کہیں اس کے پڑوس میں طاقتور اسلامی بلاک نہ بن جائے ایک لحاظ سے غیر ملکی سیاسیات میں پاکستان کی پوزیشن برطانیہ سے ملتی جلتی ہے۔ جغرافیائی پوزیشن کے باعث برطانیہ یورپ کا حصہ ہے اور تاریخی و ثقافتی بندھنوں کی وجہ سے یہ دولت مشترکہ کا حصہ بھی ہے۔ اسلئے اپنی خارجہ پالیسی میں اسے ان دو حقائق پر نظر رکھنی پڑتی ہے۔ اسی طرح پاکستان برصغیر کا حصہ ہونے کے علاوہ ثقافتی طور پر دنیائے اسلام کا حصہ بھی ہے۔ اسلئے پاکستان کی خارجہ پالیسی مرتب کرنے والوں کا کام یہ ہے۔ کہ وہ برصغیر اور مشرق وسطیٰ دونوں کے ساتھ تعلقات استوار رکھے۔ (استار)

نہایت چھوٹا جیٹ طیارہ

لندن ۱۷ رجنوری۔ ایک برطانی فرم ایک نہایت چھوٹا جیٹ طیارہ بنانے میں مصروف ہے۔ یہ چھ فٹ سے کم بلند ہوگا۔ اور آواز سے زیادہ تیز رفتاری سے پرواز کر سکے گا۔

اسکے علاوہ یہ طیارہ تیزی کے ساتھ بلندی پر چڑھ سکے گا۔ اور اپنے تمام موجودہ جیٹ طیاروں کی نسبت زیادہ آسانی کے ساتھ سنبھالا جا سکے گا اس میں بالکل ویسا ہی سامان اور اسلحہ وغیرہ ہوگا۔ جو بڑے جیٹ طیاروں میں ہوتا ہے اور اتنا ہی عرصہ ۴ پرواز کرتے رہنے کے قابل ہوگا۔ ان کا دعویٰ ہے کہ یہ نیا طیارہ اس قدر سادہ ہوگا۔ کہ اسے بنانے میں بہت کم خرچ ہوگا۔ اسے نہ صرف برطانیہ کے لئے بلکہ میثاق شمالی اوقیانوس کے تمام ارکان کے لئے وسیع پیمانے پر آسانی کے ساتھ تیار کیا جائیگا۔ (استار)

جرمنی کا فوجی مشن انڈونیشیا جائیگا

جکارتہ ۱۷ رجنوری۔ اس ہفتے باتر روزنامہ "مردیکا" میں ایک باوثوق ذرائع کے حوالے سے بتایا گیا ہے کہ انڈونیشیا کی مسلح فوجوں کی تنظیم میں امداد دینے کے لئے حکومت ایک جرمن فوجی مشن کو طلب کرنے پر غور کر رہی ہے۔ اس رپورٹ کی سرکاری طور پر نہ تو تصدیق ہوئی ہے نہ تردید۔ (استار)

اردو میں مختلف علوم و فنون کی کتابیں چھاپنے کیلئے انجمن ترقی اردو کی جامع سکیم

کراچی ۱۷ رجنوری۔ ڈاکٹر مولوی عبدالحق صدر انجمن ترقی اردو نے یہاں انکشاف کیا۔ کہ امسال مئی میں انجمن کی گولڈن جوبلی منائی جائے گی۔ اس سلسلے میں انہوں نے پاکستان کے عوام سے اپیل کی ہے، کہ وہ دل کھول کر انجمن کی مالی امداد کریں۔ مولوی عبدالحق نے بتایا۔ کہ گولڈن جوبلی منانے کے لئے ایک جامع پروگرام تیار کر لیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ انجمن نے مختلف فنون اور سائنس کی کتابیں چھاپنے کا پانچ سالہ منصوبہ بنایا ہے۔ تاکہ تمام عملی مقاصد کے لئے اردو خود مکتفی ہو جائے۔ منصوبے میں تمام اہم کتب حوالہ کا ترجمہ اور ایک لغت کی ترتیب بھی شامل ہے۔ مجوزہ لغت آٹھ جلدوں میں شائع ہوگی اور ہر جلد کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہوگی۔ یہ لغت زبان کا سرچشمہ ثابت ہوگی۔ مولوی عبدالحق نے بتایا۔ کہ انجمن اردو۔ انگریزی۔ اردو بنگالی۔ بنگالی۔ اردو اور عربی اردو لغات بھی شائع کرے گی۔ اور اب تک اردو زبان میں جتنی کتابیں چھپ چکی ہیں۔ ان کی ایک جامع فہرست مرتب کرے گی۔ اس کے علاوہ انجمن اردو ادب اور اردو زبان کی جامع تاریخیں بھی شائع کرنا چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ جہاں تک سائنسی مضامین کا تعلق ہے۔ انجمن تقریباً دو ہزار کتابیں شائع کرنا چاہتی ہے۔ ان کی مجموعی ضخامت ۷۳ ہزار صفحات کے لگ بھگ ہوگی۔ اور یہ سائنسی علوم کی تمام شاخوں پر حاوی ہوگی۔ مولوی عبدالحق نے کہا۔ کہ اس سارے کام کی تکمیل میں پانچ سال کا عرصہ لگے گا۔ اور اس پر تقریباً ۱۷ لاکھ روپے صرف ہوں گے۔ انہوں نے دعویٰ کیا۔ کہ اگر انجمن اپنا کام مکمل کرنے میں کامیاب ہوگئی۔ تو نہ صرف ہماری زبان میں بیش بہا اضافہ ہوگا۔ اور یہ دوسری زبانوں کے ہم پلہ ہو جائے گی۔ بلکہ ہمارے آئندہ مصنفین اور مؤلفین کو غیر ملکی زبانوں کا دست نگر نہیں ہونا پڑیگا۔

انڈونیشیا کی کولمبو پلان میں شرکت ایک اہم اقدام ہے

جکارتہ ۱۷ رجنوری۔ انڈونیشیا نے کولمبو پلان میں شرکت کا اعلان کر کے ایک اہم اقدام کیا ہے۔ اس فیصلے کا ایک اہم سبب یہ ہے۔ کہ اس طرح ملک کو امریکہ کے علاوہ دیگر غیر ملکوں سے بھی امداد مل سکے گی۔ انڈونیشیا کو بعض فوجی شرائط کے ساتھ امریکی امداد حاصل کرنے میں بہت زیادہ اعتراض تھا۔ کیونکہ اس طرح آزادانہ خارجہ پالیسی میں مداخلت ہوتی تھی۔ اور انڈونیشیا بالکل غیر جانبدارانہ حکمت عملی اختیار کرنے کا حامی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ گذشتہ برس باہمی اور مشترکہ حفاظتی ایکٹ کے تحت امریکہ سے جو معاہدہ طے کیا گیا تھا۔ اس کی اس قدر شدید مخالفت کی گئی تھی۔ کہ پچھلی کابینہ کو مجبوراً مستعفی ہو جانا پڑا تھا۔ اب انڈونیشیا کو امریکہ سے فنی امداد باہمی کے ادارے کی زیادہ موافق شرائط کے تحت مدد ملنے کی امید پیدا ہو گئی ہے۔ کولمبو پلان کے تحت انڈونیشیا کو ضروری اقتصادی اور فنی امداد مل سکتی ہے۔ اور اس کے علاوہ ایشیائی ممالک کے ساتھ زیادہ قریبی تعاون بھی پیدا ہو جائیگا۔ کابینہ کے ایک ترجمان نے بتایا۔ کہ بھارت کے ساتھ بھی اب پہلے کی نسبت زیادہ گہرے تعلقات استوار ہو جائیں گے۔

جنوبی افریقہ میں تپ دق کے خلاف جنگ

کیپ ٹاؤن ۱۷ رجنوری۔ جنوبی افریقہ کی قومی تپ دق ایسوسی ایشن نے دس لاکھ پونڈ کے سرمائے کی اپیل کی ہے۔ وہ اس رقم سے تپ دق کے مرض کا مقابلہ کرنا چاہتی ہے۔ اس اپیل کے علاوہ حکومت نے بھی اسی قدر رقم دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اور مزید ۷۵۰۰۰ پونڈ کے قرضے بھی پیش کئے جا رہے ہیں۔ ہر سال بیس ہزار باشندے ہندوستانی۔ یورپی۔ افریقی اور دیگر نسلوں کے لوگ تپ دق کے باعث مر جاتے ہیں یہ تعداد جنوبی افریقہ کے ان ہلاک شدگان کی تعداد ۴۵م

"زمانہ قبل از تاریخ کے آدم کے متعلق قرآنی نظریات"

تعلیم الاسلام کالج میں ایک مقالہ

مجلس نفسیات و فلسفہ کے زیر اہتمام خلیفہ صلاح الدین صاحب ٹی۔ آئی۔ کالج میں مؤرخہ ۱۸ رجنوری بارہ بجے دوپہر ایک مقالہ بعنوان "زمانہ قبل از تاریخ کے آدم کے متعلق قرآنی نظریات" پڑھینگے پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے (کینٹ) گورنمنٹ کالج لاہور صدارت فرمائیں گے۔ اجلاس میں شرکت کی عام دعوت ہے۔

(سیکرٹری مجلس نفسیات و فلسفہ)

مسجد اقصیٰ کے گنبد کو فوری مرمت کی ضرورت

عمان ۱۷ رجنوری۔ جو مصری انجینئر مسجد اقصیٰ کے گنبد کا معائنہ کر رہے تھے۔ انہیں معلوم ہوا ہے کہ ٹھوس پتھروں سے بنا ہوا گنبد کا ڈھانچہ بالکل مضبوط ہے مگر اسکے اوپر روغن اور پچیکاری کی فوری مرمت کی اشد ضرورت ہے۔

اس کی مرمت کی ذمہ دار کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ دیگر عرب اور اسلامی ملکوں کو اس مرمت کے لئے ماہرین ارسال کرنے کی درخواست کی جائے گی۔ (استار)

فلسطین کے مہاجرین کی آبادکاری

پاکستان نے تین لاکھ روپیہ دیا

کراچی ۱۶ رجنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان نے مہاجرین فلسطین کی امداد و بحالی کے پروگرام بابت سنہ ۵۲-۵۳ء کے لئے تین لاکھ روپے دینا منظور کئے ہیں۔ یہ رقم اقوام متحدہ کی ریلیف اینڈ ورکس ایجنسی بیروت کے ڈائرکٹر کو نقد دی جائیگی۔ پاکستان نے گذشتہ دو سال میں یہ امداد گیہوں کی شکل میں اور سنہ ۱۹۴۹ء میں نقد رقم کی صورت میں دی تھی۔

حرم سے ڈگئی ہے۔ جو دوسری جنگ عظیم میں کام آئے تھے۔ ڈاکٹروں کو اندیشہ ہے۔ کہ اگر زبردست انتظامات نہ کئے گئے۔ تو نتائج بہت ہی تباہ کن ہوں گے۔ (استار)